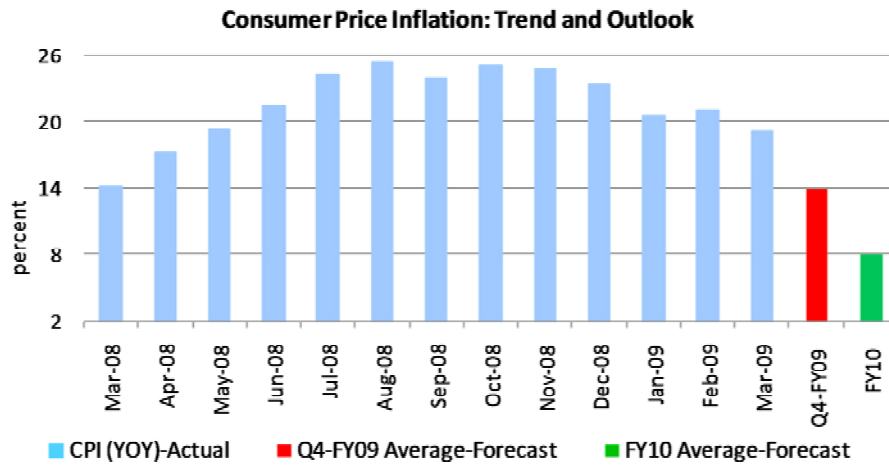


زری پاکسی بیان

اپریل تا جون 2009ء



بینک دولت پاکستان

ترتیب

1	خلاصہ
3	الف: اقتصادی صورتحال اور اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات: نومبر تا جنوری مالی سال 2009ء
4	ب: حالیہ اقتصادی پیش رفت اور مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی کے امکانات
13	ج: خطرات اور دشواریاں
14	ضمیمہ
17	فہرست اصطلاحات

خلاصہ

پاکستانی معیشت اب کافی مستحکم ہو رہی ہے۔ مارچ 2009ء میں گرانی کی شرح کم ہو کر 19.1 فیصد رہ گئی جبکہ اگست 2008ء میں یہ 25.3 فیصد تھی۔ طلب کے مسلسل دباؤ کے اثرات بھی، جن کا اظہار قومی گرانی کے پیمانوں سے ہوتا ہے، کسی حد تک کم ہو گئے ہیں۔ 20 فیصد تراشیدہ اوسط کے مطابق قومی گرانی اکتوبر 2008ء کے نقطہ عروج سے لگ بھگ 2.4 فیصدی درجے نیچے آ گئی ہے۔ مالی سال 09ء کے لیے متوقع گرانی 21 فیصد ہے تاہم رواں مالی سال کی چوتھی سہ ماہی کے لیے لگ بھگ 14 فیصد اور مئی 10ء کے لیے 8 فیصد متوقع شرح گرانی مثبت صورتحال کا اظہار کرتی ہے۔

بہتر مالیاتی نظم و ضبط اور بیرونی جاری حسابات کے خسارے میں کمی سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی طلب کم ہو رہی ہے جس سے پیداواری تفاوت کے گھٹنے اور مہنگائی کم ہونے کا امکان ہے۔ مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں 251 ارب روپے (جی ڈی پی کا 1.9 فیصد) کا مالیاتی خسارہ اور حکومت کا یہ عزم کہ اس خسارے کو پورے مئی 09ء کے ہدف 562 ارب روپے (جی ڈی پی کا 4.3 فیصد) تک رکھا جائے گا حالیہ دور کے مقابلے میں بہتری کی نشاندہی کرتا ہے۔ اسی طرح مارچ 2009ء میں بیرونی جاری حسابات کا خسارہ کم ہو کر 172 ملین ڈالر رہ گیا ہے جبکہ اکتوبر 2008ء میں یہ 2.2 ارب ڈالر تھا۔ مئی 09ء کے پہلے نو ماہ کے اندر مجموعی طور پر بیرونی جاری حسابات کا خسارہ 7.6 ارب ڈالر ہے اور توقع ہے کہ یہ 9 ارب ڈالر یا جی ڈی پی کا 5.5 فیصد ہوگا۔

ان خساروں میں بہتری لانے میں جن پالیسی اقدامات نے اہم کردار ادا کیا ان میں اسٹیٹ بینک کی سخت زری پالیسی، مالیاتی زراعت میں کمی اور اخراجات کو قابو میں لانا شامل ہیں۔ معاشی استحکام حاصل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک اور حکومت کی کوششوں کو شرح مبادلہ میں ہونے والی تبدیلیوں اور تیل کے عالمی نرخوں میں کمی سے بھی مزید سہارا ملا۔

ان ضروری و مربوط اقدامات اور سازگار حالات سے نہ صرف اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری محدود ہوئی بلکہ گرانی کی توقعات کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملی۔ معاشی استحکام پر وگرام، جسے آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ازٹمنٹ کی مدد حاصل ہے، کی روح کے مطابق اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض کا اسٹاک آخر دسمبر 2008ء اور آخر مارچ 2009ء کے ہدف 1274 ارب روپے کے ہدف کے اندر رہا ہے۔ 16 اپریل 2009ء کو اسٹاک کی سطح 1094 ارب روپے تھی۔ اس سطح کو دیکھتے ہوئے اس بات کا امکان ہے کہ آخر جون تک 1181 ارب روپے کا ہدف حاصل کر لیا جائے گا۔ اسی طرح بڑھتے ہوئے معاشی استحکام کی ایک اور اہم علامت 31 اکتوبر تا 17 اپریل مئی 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 4.3 ارب ڈالر کا اضافہ اور یہ پیش گوئی ہے کہ یہ سطح آخر جون 2009ء تک 9.1 ارب ڈالر تک بڑھ جائے گی۔

ان جزواں خساروں کو قابو میں لانے کی وجہ سے طلب کا دباؤ کم ہو گیا ہے اور معیشت کی سرمایہ کاری کی استعداد بھی بیرونی اور ملکی بچتوں کی محدود دستیابی سے کسی حد تک ہم آہنگ ہو گئی ہے۔ ان تبدیلیوں کا اثر زری مجموعوں پر خاصا واضح ہے۔ اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کو محدود کرنے کے اقدام سے زرمبادلہ کا پھیلاؤ محدود ہوا ہے باوجود اس کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نتیجتاً معیشت میں سیالیت (زرر) کی سطح کافی کم ہے۔ زرر کی توازن شرح 8 فیصد کے لگ بھگ رہنے کی توقع ہے جو مالیاتی اور بیرونی جاری حسابات کے خساروں کی پیش گوئی سے ہم آہنگ ہے۔

زری مجموعوں کی نمویں کمی مالی سال کے بقیہ مہینوں کے دوران دو مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ اول، مختلف شعبوں بشمول حکومت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں پر بوجھ بڑھ گیا ہے۔ اب بینکاری نظام کی اس صلاحیت کا امتحان ہوگا کہ آیا وہ حکومت کی جانب سے میزانی ضروریات پوری کرنے اور اجناس کی بہم رسانی کی کارروائیوں کے لیے قرض کی بڑھتی ہوئی طلب کی تکمیل کر سکتا ہے۔ ٹی بلز کی پندرہ روزہ نیلامیوں کے لیے مئی 09ء کی چوتھی سہ ماہی کے نظام الاوقات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ مالیاتی حکام ٹی بلز کی چھ نیلامیوں میں مزید 97 ارب روپے (میعاد پوری کرنے والے ٹی بلز کے علاوہ) اکٹھا کرنا چاہتے ہیں۔ نیز گندم کی خریداری کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور ابتدائی تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جون 2009ء کے آخر تک اس مقصد کے لیے لگ بھگ 60 تا 80 ارب روپے کے نئے قرضوں کی طلب ہوگی۔

دوم، چونکہ بینکوں کی امانتوں کی نمونہ زوری کا شکار ہے اور زرمبادلہ کی مد میں مزید رقم بہت کم آرہی ہے اس لیے نجی شعبے کو ملنے والا قرض جو پہلے ہی کم ہو رہا ہے، مزید گھٹ سکتا ہے۔ نجی شعبے کے قرض کا مجموعی بہاؤ جون 2009ء میں 179 ارب روپے کے نقطہ عروج پر پہنچ گیا تھا، تب سے مسلسل کم ہو رہا ہے اور یکم جولائی تا 11 اپریل

م س 09ء کی مدت میں صرف 48 ارب روپے تھا۔ اسی طرح بینکوں کی مجموعی امانتیں اپنی آخر جون 2008ء کی سطح سے 69 ارب روپے کم ہیں تاہم م س 09ء کے ابتدائی دور کے دوران تیزی سے کمی کے بعد ان میں بڑی حد تک بحالی آئی ہے۔

ان تبدیلیوں کا نتیجہ یہ بنتا ہے کہ بین ال بینک اور منڈی کی دیگر شرح ہائے سود جیسے کا بنور اور ٹی بلز کی یافت میں اضافے کے لیے دباؤ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان شرحوں میں حالیہ تبدیلی ابھی سے اس رجحان کو ظاہر کر رہی ہے۔ ہفتہ وار شبینہ ریپورٹ، جوم س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں اوسطاً 11.25 فیصد تھا، م س 09ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران 17 اپریل 2009ء کو ختم ہونے والے ہفتے تک بڑھ کر 12.86 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح ششماہی کا بنور اور ششماہی ٹی بلز کی یافت میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے اور وہ اپریل میں بالترتیب 13.51 اور 12.98 فیصد ہو گئیں جبکہ پچھلی سہ ماہی میں بالترتیب 12.43 اور 11.79 فیصد تھیں۔ تاہم گرائی کی بہتر توقعات جو خط یافت کے نیچے چلے جانے سے ظاہر ہوتی ہیں، اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ منڈی مستقبل قریب میں کم شرح سود کی توقع کر رہی ہے۔ چنانچہ امکان ہے کہ منڈی میں سرگرمیاں مناسب طور پر چلتی رہیں گی۔

یہ بات قابل غور ہے کہ نیلامیوں میں ٹی بلز کی قطع شرحیں اور ان کے حجم کے ہدف اب اسٹیٹ بینک کے دائرہ کار میں نہیں آتے بلکہ انہیں وزارت خزانہ مقرر کرتی ہے اور یہ پیمانے مالیاتی حکام کے نقطہ نظر کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ٹی بلز کی قطع شرحوں میں تبدیلی کے ذریعے زری پالیسی موقف کی تشریح گمراہ کن ہوگی۔

اسٹیٹ بینک اپنے طور پر منڈی کی سیالیت کی صورت حال پر نظر رکھتا ہے اور نظام کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے ادخال و انجذاب کے اقدامات کا تعین کرتا ہے۔ مثال کے طور پر م س 09ء کی تیسری سہ ماہی کے آخر میں ابھرنے والے دباؤ کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 28 مارچ تا 18 اپریل 2009ء کے دوران خالص 228 ارب روپے کا ادخال کیا۔ قبل ازیں اسٹیٹ بینک بتدریج اس سیالیت کا انجذاب کر رہا تھا جو اکتوبر 2008ء کے سیالیت کے دھچکے کے اثرات سے نمٹنے کے لیے قصداً بازار میں رہنے دی گئی تھی۔

گرائی کی مثبت صورت حال معیشت کی بحالی کا موقع فراہم کرتی ہے تاہم اب اصل چیلنج سرمایہ کاری کے لیے ماحول کو بہتر بنانا ہے۔ اس سلسلے میں نجی شعبے کے قرض کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ دشواری یہ ہے کہ نہ صرف نجی شعبے کے قرض کی طلب گٹ گئی ہے بلکہ بینکوں کی جانب سے قرض کی فراہمی بھی کم کر رہی ہے۔ ان دونوں مسائل سے نمٹنا مشکل ہے۔

نجی شعبے کی قرض کی طلب میں کمی کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں: ملکی معاشی سرگرمیوں کی سست رفتاری جو بجلی کی قلت کی وجہ سے سنگین تر ہو گئی، عالمی کساد بازاری کی بنا پر طلب میں کمی اور اسٹیٹ بینک کا سخت زری پالیسی موقف جو مجموعی اقتصادی استحکام کے لیے ضروری تھا۔ دولت کے منفی اثر نے بھی، جو اثاثوں کی قیمتیں گرنے کی بنا پر پڑا، اپنا کردار ادا کیا۔ دوسری جانب چونکہ غیر ادا شدہ قرضے بڑھ رہے تھے اور قرضے فراہم کرنے کے متبادل مواقع، جیسے حکومت اور سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے، پیدا ہو رہے تھے اس لیے بینکوں کو خطرے سے گریز کے مواقع ملے اور وہ نجی شعبے کو، جہاں ماحول پر خطر اور غیر یقینی تھا، قرضے دینے سے گریزاں ہو گئے۔ زری پالیسی کے موقف میں کسی حد تک کمی کرنے سے اس حوالے سے مثبت پیغام جائے گا لیکن موجودہ غیر یقینی معاشی ماحول میں ضروری نہیں کہ یہ اقدام سرکاری کاروباری اداروں اور نمو کے امکانات کو پوری طرح بحال کرنے کے لیے کافی ہو۔

نجی بچت کو متعدد شعبوں تک پہنچانے کے لیے بینکاری نظام پر حد سے بڑھ کر انحصار کے ساختی مسئلے سے قطع نظر دیگر مسائل ہیں جو احتیاط کا تقاضا کرتے ہیں۔ زوال پذیر معاشی سرگرمیوں کے پس منظر میں ٹیکس محاصل کے کم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ م س 09ء کے لیے 1300 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں جولائی تا مارچ م س 09ء میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے 810 ارب روپے اکٹھا کیے ہیں یعنی رواں مالی سال کے بقیہ مہینوں کے دوران 490 ارب روپے یا 163 ارب روپے ماہانہ جمع کرنے ہوں گے جو دشوار معلوم ہوتا ہے۔ کمی ہوئی تو امکان ہے کہ اسے غیر ٹیکس محاصل خصوصاً تیل کی عالمی اور ملکی قیمتوں میں فرق کی مدد سے پورا کیا جائے گا۔ تاہم حکومت کو ٹیکس محاصل بڑھانے کی ضرورت کا احساس ہے اور وہ اس سلسلے میں انتظامی اقدامات کر رہی ہے جیسے ٹیکس آڈٹ اور ٹیکس میس کو وسیع کر کے معیشت کے تمام شعبوں کو ٹیکس گزاروں میں شامل کرنا۔

مزید برآں بیرونی شعبہ غیر یقینی کیفیات میں مبتلا ہے۔ سنگین سے سنگین تر ہوتی ہوئی عالمی کساد بازاری پاکستان برآمدات کو منفی طور پر متاثر کرے گی۔ م س 09ء کے

پہلے نو ماہ کے دوران 0.2 فیصد کی برآمدی نمو کے مقابلے میں م س 09ء کے پورے سال کی تخمین شدہ برآمدی نمو منفی 6.5 ہے جو بدلتے ہوئے بین الاقوامی معاشی ماحول کے تناظر میں بہت گنبدیر ہے۔ تاہم تخمین شدہ درآمدی نمو کا منفی 14 فیصد ہونا بیرونی حسابات کے لیے کچھ بہتری کی علامت ہے۔ شاید زیادہ پریشان کن امر بیرون ملک سے رقوم کی آمد کی صورتحال ہے جس میں ترسیلات اور مالی کھاتے میں آنے والی رقوم شامل ہیں۔ مارچ 2009ء تک 15.7 ارب ڈالر کارکنوں کی ترسیلات اور 3 ارب ڈالر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری خاصے استحکام کی عکاسی کرتی ہیں تاہم آئندہ کی صورتحال غیر یقینی ہے۔ جزدانی سرمایہ کاری گرگئی ہے اور منفی ایک ارب ڈالر ہے۔ عالمی مالی منڈیوں سے رقوم کے حصول کے امکانات حوصلہ افزانہ ہونے کے باعث ادائیگیوں کے توازن کی بہتری کے لیے بین الاقوامی مالی اداروں اور دوفریق قرضوں پر انحصار بڑھ گیا ہے۔

کئی اہم معاشی اظہاریوں میں بہتری کے باوصف پائیدار وسط مدتی معاشی بحالی کا راستہ غیر یقینی کیفیات سے پٹا پڑا ہے۔ متعدد ساختی مسائل سے نمٹنے کی ضرورت ہے لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ بجلی کی شدید قلت اور امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے ایسی فضا پیدا کر دی ہے جو معیشت میں پیداواری سرگرمیوں کے لیے قطعاً سازگار نہیں۔

ان عوامل کو کم از کم قلیل مدت میں رکاوٹ تصور کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی توجہ معاشی بحالی کی ابھرتی ہوئی علامات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی جانب مرکوز ہے۔ یہ تجربہ کہ زوال پذیر گرانہ کاروبار جاری رہے گا، ثابت کرتا ہے کہ اب اسٹیٹ بینک اپنے زری پالیسی موقف میں نرمی کر سکتا ہے تاکہ حقیقی معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے۔ چنانچہ 21 اپریل 2009ء سے اسٹیٹ بینک نے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ 100 فیصدی درجے کم کر کے 14 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

الف: اقتصادی صورتحال اور اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات: نومبر تا جنوری مالی سال 2009ء

کچھ معاشی اظہاریوں میں بہتری کے باوجود اسٹیٹ بینک محتاط رہا اور جنوری 2009ء میں پالیسی ریٹ تبدیل نہیں کی گئی۔۔۔

1۔ سخت زری پالیسی کے تسلسل، مالیاتی یکجائی، شرح مبادلہ میں بازار کے حالات کی مناسبت سے ہونے والی تبدیلیوں اور اجناس کے عالمی نرخوں میں نمایاں کمی کے نتیجے میں نومبر 2008ء سے پاکستان کے اہم معاشی اظہاریوں میں بہتری کے عمل کا آغاز ہو گیا۔ اس کی عکاسی اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کی پست سطح، درآمدات کی نمو میں نمایاں سست روی، زرمبادلہ کے ذخائر کے بڑھنے اور گرانہ کی صورتحال میں بہتری سے ہوتی ہے۔ اقتصادی حالات میں مذکورہ مثبت پیش رفت کے ساتھ ساتھ آئی ایم ایف کی اعانت سے شروع ہونے والے معاشی استحکام پروگرام سے معاشی صورتحال میں آنے والے بگاڑ کو درست کرنے میں مدد ملی ہے۔

2۔ مذکورہ بہتری سے قطع نظر، فیڈرل بورڈ آف رونیو کی جانب سے محاصل کے مقررہ بلند ہدف اور بگڑتے ہوئے عالمی معاشی حالات کے باعث مالیاتی خسارے کی غیر یقینی صورتحال نے جنوری 2009ء میں اسٹیٹ بینک کو اپنی زری پالیسی سخت رکھنے پر مجبور کیا۔ مزید برآں، اکتوبر 2008ء میں سیالیت کی قلت کی وجہ سے بین الینک منڈی کو خاصا سیال رکھا گیا تاکہ منڈی کے خدشات دور کیے جاسکیں اور حکومت کو ٹریڈری بلوں کی نیلامی کے ذریعے اپنی قرض گیری کی ضروریات پوری کرنے میں مدد مل سکے۔ اس کے نتیجے میں حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری میں کمی آگئی تاہم طویل مدت میں گرانہ کی توقعات کو کم کرنے کے متعلق خدشات برقرار رہے۔ پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ میں تبدیلی نہ کرتے ہوئے اسے 15 فیصد کی سطح پر برقرار رکھنا مذکورہ حالات میں توازن قائم رکھنے کی کوشش تھی۔

تیزی سے بدلتے عالمی معاشی حالات کے باعث احتیاط کی ضرورت ہے۔۔۔

3۔ مزید برآں، نومبر 2008ء اور جنوری 2009ء کے درمیان عالمی معیشت کی صورتحال میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ آئی ایم ایف نے نومبر 2008ء میں عالمی اقتصادی صورتحال پر اپنی رپورٹ میں عالمی جی ڈی پی کی شرح نمو 2.2 فیصد تک رہنے کا امکان ظاہر کیا تھا لیکن جنوری 2009ء میں اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے کم کر کے 0.5 فیصد کر دیا۔ عالمی کساد بازاری میں شدت نے پاکستانی برآمدات اور اندر ضروری بیرونی سرمائے کی آمد پر منفی اثرات مرتب کیے۔ اس نے نہ صرف اشیا سازی کی ملکی صنعت کو متاثر کیا ہے بلکہ بیرونی و مالیاتی کھاتوں دونوں کی بیرونی ذرائع سے مالکاری کے متعلق صورتحال کو غیر یقینی بنادیا۔ اگرچہ ساتھ ساتھ اجناس کے عالمی نرخوں میں کمی سے کسی حد تک مدد ملی لیکن مجموعی طور پر ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن کمزور ہوئی ہے۔

سیالیت کی مجموعی صورتحال کے پیش نظر بعض شعبوں کے قرضوں کی ضروریات کو پورا کرنا ایک چیلنج تھا۔۔۔

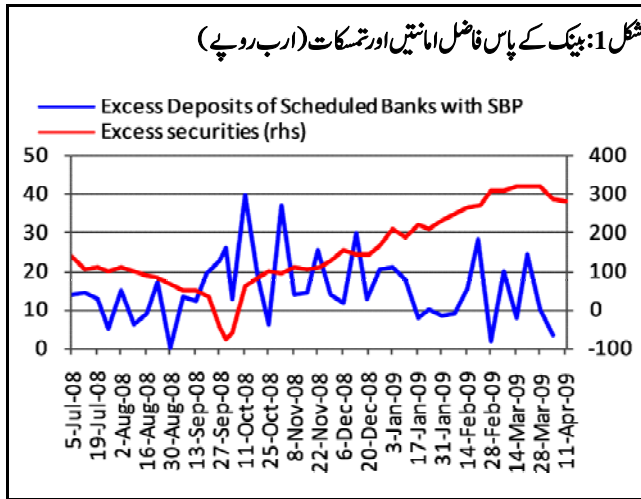
4- اعانتہ میزانیہ کے لیے بیرونی مالکاری میں کمی اور اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کو محدود کرنے کے باعث حکومت کو اپنے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے جدولی بینکوں پر انحصار کرنا پڑا۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے بھرپور انتظام نے بینکوں کو ٹریڈری بلوں کی پندرہ روزہ نیلامیوں میں بھرپور شرکت کی ترغیب دی اور آئی ایم ایف کے آخر دسمبر کے لیے مقررہ اہداف کامیابی سے حاصل کر لیے گئے۔

5- تاہم بینکاری نظام میں امانتوں کی پوزیشن ان کی جون کی سطح کے مقابلے میں خاصی کمزور رہی اور زربنیاد کے تازہ ادخال میں مشکلات کے باعث نجی شعبے کو قرضے دینے کی گنجائش محدود ہو گئی۔ معیشت کی کمزوری اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے نے بھی جدولی بینکوں کو قرضے دینے میں محتاط رویہ اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ حکومت اور سرکاری شعبے کے اداروں کی جانب سے طلب کی بلند سطح سے بینکوں کو فائدہ پہنچا جس کے نتیجے میں نجی شعبے کے قرضوں میں کمی آئی۔

6- نجی شعبے کے لیے قرضوں میں کمی کے علاوہ مالیاتی اور بیرونی جاری حسابات کے خساروں کے اثرات زری مجموعوں پر بھی محسوس کیے گئے۔ زربنیاد اور زر 2 میں نمو کی سطح بے حد پست رہی۔ اس کی وجوہات میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں ہندرتج (اور اس کی بنا پر اس کے خالص بیرونی اثاثوں میں) بہتری اور اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری (اور اس کی بنا پر مرکزی بینک کے خالص ملکی اثاثوں) کا محدود ہونا شامل ہیں۔

ب: حالیہ اقتصادی پیش رفت اور مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی کے امکانات

سیالیت کے موثر انتظام کے طفیل بین البینک منڈی بخوبی کام کرتی رہی۔۔۔

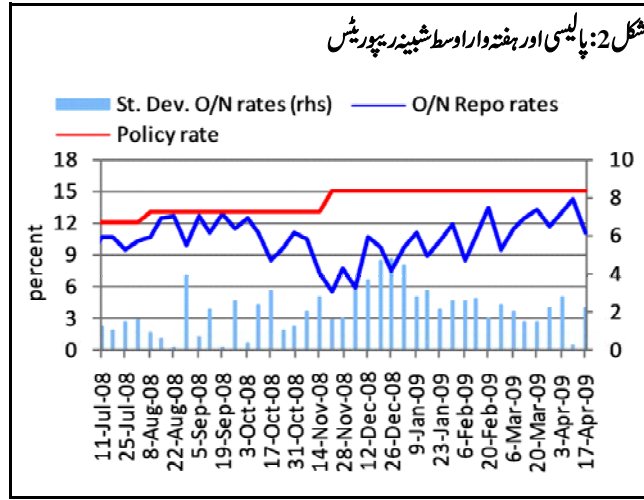


7- جدولی بینکوں سے حکومتی قرض گیری میں اضافے کے نتیجے میں ٹریڈری بلوں میں بینکوں کی شرکت بڑھ گئی۔ یہ حقیقت بینکوں کے پاس لازمی شرح سیالیت کی مقررہ حد سے بھی زیادہ مالیت کی تمسکات سے ظاہر ہے (دیکھئے شکل 1)۔ اس کے ساتھ بینکوں کی امانتوں کی شرح نمو میں کمی سے منڈی کی سیالیت کم ہو گئی جو اسٹیٹ بینک میں جدولی بینکوں کی لازمی شرح سیالیت سے زائد امانتوں کے زوال پذیر رجحان سے ظاہر ہے۔

8- نتیجتاً شبینہ شرح سود بڑھتے ہوئے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ سے زیادہ ہم آہنگ ہو گئی۔ شبینہ شرح سود میں بہتری اور اس کی تغیر پذیری میں کمی اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے مؤثر

انتظام کی عکاسی کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک نہ صرف منڈی کی ضروریات کو پورا کرنے میں کامیاب رہا بلکہ زری پالیسی سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے منڈی سے اضافی سیالیت کے انجذاب کے عمل کو بھی جاری رکھا گیا۔ مثلاً، یکم جنوری تا 24 مارچ مالی سال 2009ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کے ذریعے 392 ارب روپے جذب کیے جبکہ 608 ارب روپے کی پیشکشیں موصول ہوئی تھیں۔ ہفتہ وار بہ وزن اوسط شبینہ ریپو شرح سود 9 س 09ء کی دوسری سہ ماہی کے 8.74 فیصد سے بڑھ کر 9 س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں 11.25 فیصد ہو گئی (دیکھئے شکل 2)۔

9- اسٹینڈ بائی از منجمنٹ کے تحت آخر مارچ کے مقداری اہداف کو حاصل کرنے کی حکومتی کوششوں کے باعث سیالیت کے متعلق پیدا ہونے والے خدشات کو دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 28 مارچ تا 18 اپریل مالی سال 2009ء کے دوران سیالیت کا انتظام بہتر بنانے کے لیے منڈی میں خالص بنیادوں پر 228 ارب روپے کا ادخال کیا۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی میں مختلف شعبوں کی جانب سے سیالیت کی متوقع طلب، بینکاری نظام میں امانتوں کی پست نمو اور

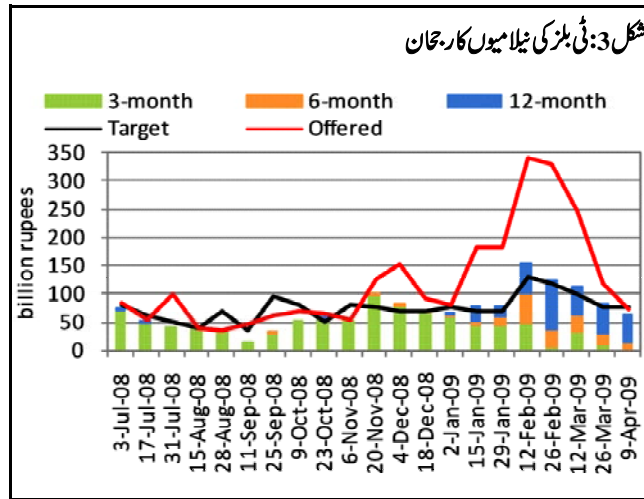


زیر بنیاد میں سست روی کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک اپنا کردار ادا کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے تاکہ ملکی منڈی اپنا کام بحسن و خوبی کرتی رہے۔

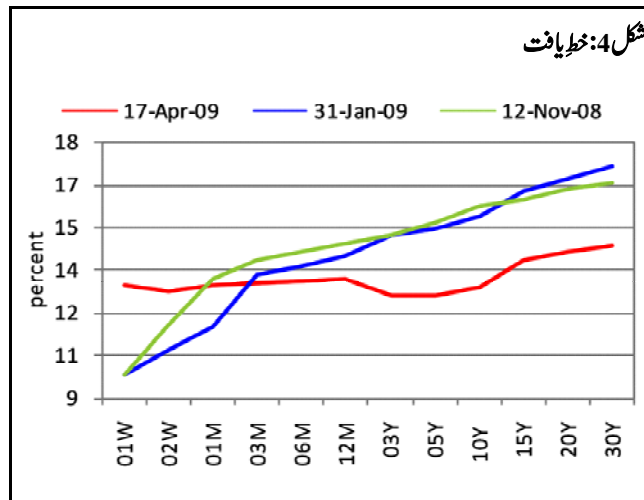
نیلامیوں کے مثبت نتائج اور طویل مدتی ٹریڈری بلز کو ترجیح دینا متوقع گرانے میں کمی کا عکاس ہے۔۔۔

10۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے مؤثر انتظام نے مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی میں ٹریڈری بلوں کی نیلامیوں میں کردار ادا کیا۔ مالی سال 2009ء کے ابتدائی حصے کی صورتحال کے برخلاف بینکوں نے ان نیلامیوں میں 1609 ارب

روپے کی پیشکشیں دیں جبکہ 565 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا اور مدت مکمل کرنے والے ٹریڈری بلز کی مالیت 542 ارب روپے تھی۔ حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے وزارت خزانہ نے 684 ارب روپے کی پیشکشیں قبول کیں اور منڈی سے اضافی 119 ارب روپے جمع کرنے میں کامیاب رہی۔



11۔ ٹریڈری بلوں کی نیلامیوں کے لیے بینکوں کے بولی کے رجحان میں خاصی تبدیلی آئی ہے اور اس میں طویل مدتی ٹریڈری بلز کا حصہ بڑھ گیا ہے۔ جیسا کہ شکل 3 میں دکھایا گیا ہے، سہ ماہی کی نسبت بارہ ماہی ٹریڈری بلز کو زیادہ ترجیح دی گئی ہے۔ مثلاً 8 اپریل 2009ء کو ہونے والی نیلامی میں مجموعی ٹریڈری بلز میں بارہ ماہی بلز کا حصہ بڑھ کر 78 فیصد تک پہنچ گیا ہے جو کہ 2 جنوری 2009ء کو صرف 4 فیصد تھا۔ مذکورہ صورتحال سے سہ ماہی کی چوتھی سہ ماہی میں عرصیت مکمل کرنے والے ٹریڈری بلز کو رول اوور کرنے کے متعلق منڈی کی صلاحیت بڑھے گی، اس سے منڈی میں گرانے کی توقعات میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے جس سے ممکنہ طور پر پالیسی ریٹ میں کٹوتی ممکن ہوگی۔



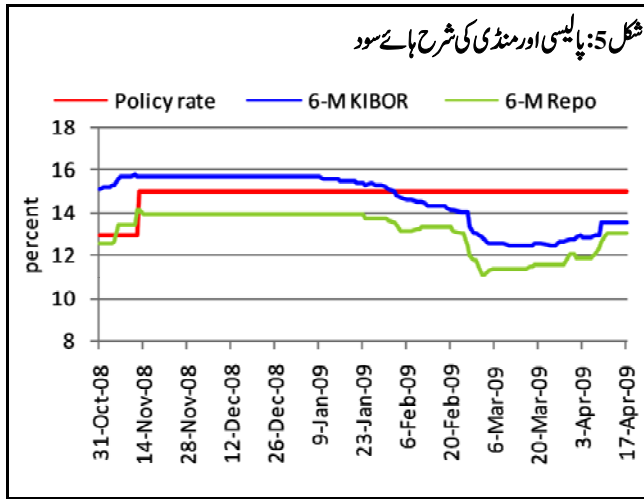
12۔ منڈی کی شرح ہائے سود کے خطیافت کے جھکاؤ سے ظاہر ہوتا ہے کہ منڈی اپنے درمیانی تا طویل مدتی سودوں کے لیے پست گرانے کا لحاظ رکھ رہی ہے (دیکھئے شکل 4)۔ 15 اپریل 2009ء کو منعقد ہونے والی پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی نیلامی سے اس موقف کی توثیق ہو جاتی ہے۔ اس میں نہ صرف شرکت کا رجحان صحت مندانہ رہا (20 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 49 ارب روپے کی پیشکشیں) بلکہ تمام مدتوں کی یافت میں کافی کمی آئی ہے، جیسے دس سالہ بانڈ پر قطع شرح سود میں 170 پیس پوائنٹس کی کمی آئی ہے۔

13۔ مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی میں ٹریڈری بلز کی نیلامی کے کیلنڈر سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کو اپنا مالیاتی خسارہ پورا کرنے کے لیے جدولی بینکوں سے اضافی 97 ارب روپے (عرصیت مکمل کرنے والی رقوم سے زائد) کی

ضرورت ہوگی۔ 18 اپریل 2009ء کو ہونے والی پہلی نیلامی میں حکومت عرصیت مکمل کرنے والے ٹریژری بلز کو رول اوور کرنے میں کامیاب رہی تاہم اسے صرف 70 ارب روپے حاصل ہو سکے جبکہ 75 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ ابتدائی نیلامیوں میں کمی کے بعد تمام میعادوں کے ٹریژری بلز کی یافت میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ تاہم غالباً یہ یکبارگی اضافہ تھا اور اس کے بعد یہ رجحان برقرار نہیں رہ سکا۔ مزید برآں، یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ٹریژری بلوں کی یافتوں میں تبدیلی مالیاتی حکام کی مالکاری کی ترجیحات کی عکاس ہوتی ہے، اس کا زیادہ تعلق مجموعی معاشی صورتحال اور زری پالیسی کے بجائے منڈی کے قلیل مدتی تحریکات سے ہوتا ہے۔

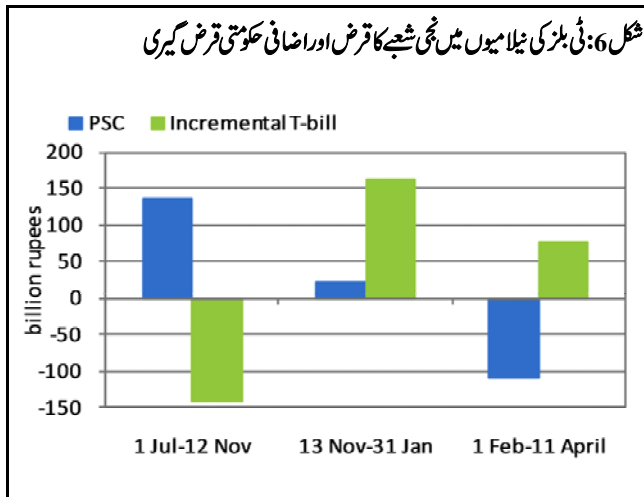
منڈی کی شرح سود کے رجحانات موجودہ معاشی صورتحال اور امکانات سے ہم آہنگ ہیں۔۔۔

14۔ حکومت کو گندم کی خریداری اور دیگر ضروریات پوری کرنے کے لیے درکار 60 ارب روپے کی مالکاری کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران منڈی میں سیالیت کی صورتحال مزید سخت ہو سکتی ہے۔ اس سے منڈی کی شرح سود پر دباؤ بڑھ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں نجی شعبے کے لیے قرضوں میں مزید مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی صورتحال کا اچھی طرح ادراک ہے اور پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ میں کٹوتی کا فیصلہ کرتے ہوئے ایسے خدشات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس فیصلے سے آنے والے مہینوں میں منڈی میں پست شرح سود کی توقعات کی توثیق ہو جائے گی اور منڈی کی شرح ہائے سود کے لیے راستہ متعین کرنے میں مدد ملے گی۔



15۔ ٹریژری بلز کی یافتوں کی طرح کا بئوریسی منڈی کی دیگر شرح ہائے سود میں بھی تھوڑا بہت اضافہ ہوا ہے جبکہ آخر دسمبر 2008ء سے اس میں کمی کا رجحان تھا (دیکھئے شکل 5)۔ مثلاً، 31 مارچ تا 17 اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ششماہی کا بئور میں 66 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے جبکہ مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی میں اس میں 285 بیس پوائنٹس کمی ہوئی تھی۔

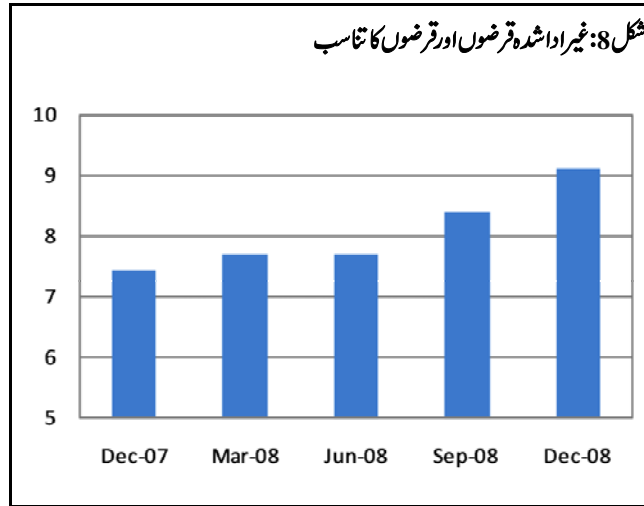
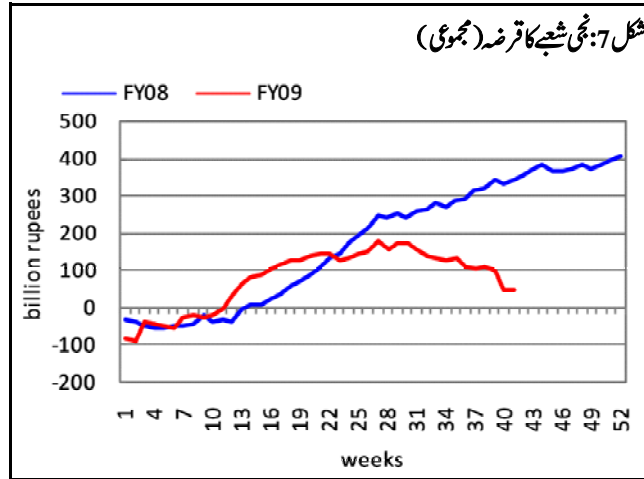
16۔ مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کا بئور اور ریپوز نرخوں میں کمی کے لحاظ سے جنوری 2009ء کی نسبت فروری 2009ء میں منڈی کی خردہ شرح ہائے سود میں قرض گاری پر 43 بیس پوائنٹس اور امانتوں پر 82 بیس پوائنٹس کمی کی ہوئی حالانکہ نجی شعبے کے قرضوں میں کمی کا عمل بھی جاری رہا۔ اس کی عکاسی اس امر سے ہوتی ہے کہ غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے باعث بینکوں نے نجی شعبے کو قرضے دینے کے بجائے خطرے سے پاک حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کو ترجیح دی (دیکھئے شکل 6)۔



قرضوں کی مالیاتی و دیگر ضروریات اور کمزور معاشی سرگرمیاں نجی شعبے کے قرض میں توسیع کو متاثر کر رہی ہیں۔۔۔

17۔ اگرچہ مالی سال 2009ء کے آغاز میں نجی شعبے کے قرض میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا لیکن جنوری سے اس میں سست رفتاری آئی (دیکھئے شکل 7)۔ نجی شعبے کا قرض یکم جولائی 11 تا 18 اپریل مالی سال 2009ء میں صرف 48 ارب روپے رہا جبکہ یہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 346 ارب روپے تھا۔

18۔ مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کی خاصی پست سطح پر آنے کی وجوہات میں طلب کا کم ہونا اور جدولی بینکوں کی جانب سے قرضوں کے



اجرا میں ہینچا ہٹ شامل ہیں۔ ملکی معاشی سرگرمیوں میں سست روی، بجلی کی قلت، عالمی کساد بازاری کی وجہ سے بیرونی طلب میں کمی اور مجموعی معاشی استحکام کے لیے اہمیت کی حامل اسٹیٹ بینک کی سخت زری پالیسی کا بھی قرضوں کی طلب کو کم کرنے میں اہم کردار رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اجناس کی گرتی ہوئی قیمتوں اور بلند شرح سود کے باعث سٹے بازی کی غرض سے قرض کی طلب ختم ہو گئی۔

19۔ دوسری جانب، امانتوں کی پست سطح اور ٹیکسٹائل و صارفنی ماکاری جیسے شعبوں کے غیر ادا شدہ قرضوں کے بڑھنے کی وجہ سے خطرات میں اضافے نے بھی جدولی بینکوں کی قرض دینے کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب کیے۔ آخر دسمبر 2008ء تک غیر ادا شدہ قرضے بڑھ کر 313.7 ارب روپے (یا مجموعی قرضوں کا 9.1 فیصد) ہو گئے جو کہ جون 2008ء میں 241 ارب روپے (یا مجموعی قرضوں کا 7.7 فیصد) کی سطح پر تھے (دیکھئے شکل 8)۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کے لیے غیر ادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کے تناسب میں کافی اتتری آئی ہے اور یہ بڑھ کر 15 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ چونکہ دیے جانے والے مجموعی قرضوں میں ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ تقریباً 20 فیصد بنتا ہے اس لیے ان کی جانب سے عدم ادائیگی نے بینکوں کی قرضے دینے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔

20۔ بیرونی تجارت اور ملکی معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے اثرات کی عکاسی نجی شعبے کے لیے جاری سرمائے کی طلب کی پست سطح سے بھی ہوتی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کی مدت میں نجی شعبے نے جاری سرمائے کی مدتیں لیے گئے 47 ارب روپے کے قرضے واپس کیے جبکہ درآمدی مالکاری میں 14.6 فیصد کی خاصی کمی آئی ہے۔ صارفنی ماکاری اور نجی شعبے کے وثیقہ جات و حصص میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں خاصی کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 1)۔

21۔ معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں کی بلند سطح سے مذکورہ بالا کمی کی کسی حد تک تلافی کرنے میں مدد ملی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران معینہ سرمایہ کاری خاصے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 152 ارب روپے ہو گئی جبکہ یہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں 38 ارب روپے تھی۔ اس توسیع میں بڑا حصہ بجلی اور کھاد کے شعبوں کا ہے کیونکہ وہ اپنی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے بھاری مقدار میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ تاہم اس میں زیادہ تر وہ قرضے شامل ہیں جن کا بینکوں نے ماضی میں وعدہ کیا تھا۔ توقع ہے کہ معینہ سرمایہ کاری میں اضافے کا رجحان کچھ عرصہ تک برقرار رہے گا کیونکہ کچھ منصوبے ابھی تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔

22۔ اگرچہ قرضوں میں کمی وسیع الہیاد ہے تاہم اس کا زیادہ ارتکاز ٹیکسٹائل، تعمیرات، کامرس و تجارت اور رینیل اسٹیٹ کے شعبوں میں رہا ہے۔ اس سے قطع نظر، غذائی مصنوعات و مشروبات، کیمیکل مصنوعات، غیر دھاتی معدنیات اور بجلی، گیس و پانی کے شعبوں میں خاصے قرضے لیے گئے (دیکھئے جدول 2)۔

ملکی قرضے کا بڑا حصہ سرکاری شعبے اور سرکاری اداروں کی ضروریات پوری کرنے پر صرف ہوا۔۔۔

23۔ سرکاری شعبے کے اداروں کو 141.9 ارب روپے قرض دینے اور اجناس کی خرید و فروخت کے لیے 20.37 ارب روپے کی سرکاری قرض گیری سے ملکی قرضے میں رواں مالی سال یکم جولائی سے 11 اپریل تک 162.3 ارب روپے اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران اس میں 53.1 ارب روپے اضافہ

جدول 1: نجی شعبے کے قرضہ جات		
ارب روپے		
جولائی تا مارچ		
مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	
105.0	304.7	1- نجی شعبے کے کاروبار کے قرضہ جات
-46.8	267.0	جاری سرمایہ
		جس میں
13.7	14.6	برآمدی ماکاری
-14.6	48.9	درآمدی ماکاری
151.8	37.7	مبینہ سرمایہ کاری
-47.1	21.2	2- ذاتی
		جس میں
-52.4	16.6	صارفی ماکاری
7.7	42.2	3- سیکورٹی اور حصص میں سرمایہ کاری
-6.3	-0.6	4- دیگر
57.1	368.0	نجی شعبے کا مجموعی قرضہ جات

نوٹ: دائرہ کار اور رپورٹنگ وقت میں فرق کی وجہ سے ان اعداد و شمار کا زری جائزے کے اعداد و شمار کے ساتھ تقابل نہیں کیا جاسکتا۔

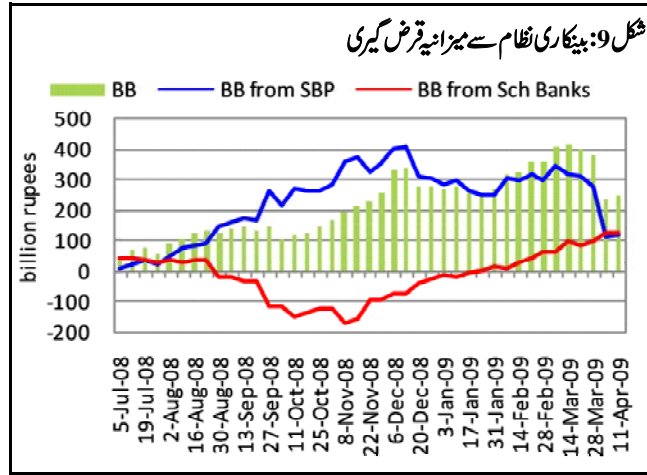
جدول 2: نجی شعبے کے کاروبار کے قرضہ جات		
ارب روپے		
جولائی تا مارچ		
مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	
105.0	304.7	نجی شعبے کے کاروبار کے کل قرضہ جات
		جس میں
8.5	12.1	زراعت
89.4	193.1	ایشیاسازی
		جس میں
2.4	94.2	ٹیکسٹائل
33.5	23.4	غذائی اشیاء اور مشروبات
26.0	17.3	کیمیکلز اور مصنوعات
10.0	3.8	غیر دھاتی معدنی مصنوعات
3.6	2.4	تیار ملو سات
22.7	37.3	کچی، گیس اور پانی
-6.8	15.0	تعمیرات
-7.5	28.5	کامرس و تجارت
2.9	4.0	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات
-0.8	10.0	خدمات
		جس میں
0.2	9.2	ریٹیل اسٹیٹ / کرایہ اور کاروباری سرگرمی

ترقیاتی اور جاری اخراجات میں کٹوتی کی ہے۔ اس سے رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے لیے 261 ارب روپے کا مالیاتی خسارے کا ہدف کامیابی سے پورا ہو گیا۔ پہلی ششماہی کے دوران مالی سال کے نظر ثانی شدہ ہدف کے صرف 32 فیصد ترقیاتی اخراجات کیے گئے۔ مالیاتی خسارے کے ہدف کو دیکھتے ہوئے یہ اخراجات مزید کم ہونے کی توقع ہے، دوسری طرف فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے مقررہ ہدف پورا کرنے کے لیے محصولات جمع کرنے کا کام تیز کر دیا ہے۔ ایف بی آر نے مالی سال کے 1300 ارب روپے ہدف کے مقابل پہلے نو ماہ کے دوران 810 ارب روپے جمع کر لیے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ مجموعی طور پر 490 ارب یا ماہانہ 163 ارب روپے کے محصولات جمع کرنے ہوں گے۔ موجودہ اقتصادی سست روی کے پیش نظر یہ خاصا دشوار معلوم ہوتا ہے۔

ہوا تھا۔ سرکاری اداروں کو دیے گئے قرضے میں بیشتر رقم سرکاری شعبے کے قرضے کے چکر کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کو پُر کرنے کی غرض سے دی گئی۔ تاہم حکومت نے حال میں بینکوں کو یہ قرضے میعادى ماکاری وثیقہ جات میں تبدیل کرنے پر آمادہ کر لیا ہے، یوں یہ مسئلہ جزوی طور پر حل کیا گیا۔ نتیجتاً 80.2 ارب روپے کے میعادى ماکاری وثیقہ جات (ٹی ایف سی) جدولی بینکوں کو جاری کیے گئے جس کی بنا پر اپریل 2009ء کے پہلے ہفتے میں ان اداروں کو دیے جانے والے قرضے میں 78.7 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا۔ لہذا نجی شعبے کا قرضہ مذکورہ ہفتے کے دوران کم ہو گیا۔ قرضے کا چکر حل کرنے کے نتیجے میں بینک نئے قرضے جاری کر سکیں گے جو کہ قبل ازیں دو وجوہات سے محدود تھے، ایک سرکاری اداروں اور آئی پی بیز کی حد اکتشاف کا پورا ہونا اور دوسرے خود بینکوں کا قرضوں اور امانتوں کا باہمی تناسب۔

24۔ بینکوں سے حکومت کی میزانی قرض گیری کی صورتحال نومبر 2008ء میں اقتصادی استحکام پروگرام پر خلاصہ عمل درآمد کے بعد سے نمایاں طور پر تبدیل ہوئی ہے۔ حکومت نے اسٹیٹ بینک کو کچھ قرضہ لوٹایا ہے اور اپنی قرضے کی ضروریات کو جدولی بینکوں سے پورا کیا ہے (دیکھئے شکل 9)۔ اس کے نتیجے میں ایم آر ٹی بیز 3 دسمبر 2008ء کی 1430 ارب روپے کی بلندی سے کم ہو کر 16 اپریل 2009ء کو 1094 ارب روپے رہ گئے۔ اس کے علاوہ مارچ کے اواخر میں عالمی بینک سے 500 ملین ڈالر کی وصولی، بینک آف چائنا کی 500 ملین ڈالر امانتوں اور کارپوریٹ شعبے سے پیشگی ٹیکس وصولی کے نتیجے میں حکومت نے مارچ 2009ء کے آخری ہفتے میں اسٹیٹ بینک کو 170 ارب روپے کے قرضے واپس کر دیے۔ اس طرح اسٹیٹ بینک (ایس بی اے) میں بیان کردہ، اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کے مارچ تک کے اہداف کو پورا کرنے میں بھی مدد ملی۔

25۔ کارکردگی جانچنے کا ایک اہم پیمانہ مالیاتی خسارہ کم کرنا ہے جو ایس بی اے کے مطابق رواں مالی سال 562 ارب روپے تک لانا ہے۔ اس ہدف کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے



26- رواں مالی سال یکم جولائی تا 11 اپریل 09ء سرکاری شعبے نے بینکوں سے 268 ارب روپے کے قرضے لیے، اس کے باوجود نجی شعبے کے قرضے میں سست رفتار اضافے کی وجہ سے بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں نمو کم ہو گئی (دیکھئے جدول 3)۔ یہ سست نمو اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں، دونوں کے خالص ملکی اثاثوں میں دیکھی گئی۔ اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں میں سست نمو اچھا شگون ہے کیونکہ اس سے جون 2009ء کا کارکردگی کا ہدف پورا ہوگا اور گرائی کی روک تھام میں مدد ملے گی، تاہم جدولی بینکوں کے معاملے میں یہ سست نمو تھوڑی ناک ہے کیونکہ اس سے اقتصادی سرگرمیوں میں معاون سیالیت کی کم دستیابی ظاہر ہوتی ہے۔

جدول 3: زری مجموعے (بھاء)				
ارب روپے				
مالی سال 09ء		مالی سال 08ء		
17 جولائی تا 11 اپریل	یکم جولائی تا 17 جولائی	یکم جولائی تا 11 اپریل	یکم جولائی تا 12 اپریل	
-44.7	359.5	314.8	622.4	خالص ملکی اثاثے
				اس میں شامل ہیں
-0.8	268.8	268.0	359.7	حکومتی شعبہ *
-124.9	172.8	47.9	345.9	نجی شعبے کے قرضے
82.9	59.0	141.9	36.4	پی ایس ایف کو قرضہ
82.1	-302.8	-220.7	-281.2	خالص بیرونی اثاثے
61.4	-290.5	-229.1	-203.3	اسٹیٹ بینک
20.6	-12.3	8.3	-77.9	جدولی بینک
37.3	56.7	94.0	341.2	رسمداری (زر)
8.6	9.5	8.6	15.8	سال بسال نمو
یاد دہانی: درست				
-13.5	263.1	294.6	342.3	خالص اعانت میزانیہ
-146.8	270.7	123.9	440.3	اسٹیٹ بینک سے
133.3	-7.6	125.7	-98.1	جدولی بینکوں سے
-11.4	173.9	162.5	175.0	زیر گردش کرنسی
48.6	-117.2	-68.6	169.1	مجموعی امانتیں
-1.5	-10.1	-11.6	141.5	زربنیاد
8.6	11.7	8.6	14.8	سال بسال نمو
* اجناس کی لین دین، خالص اعانت میزانیہ اور زکوٰۃ فنڈ کے خالص اثرات وغیرہ کے لیے قرضے شامل ہیں۔				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

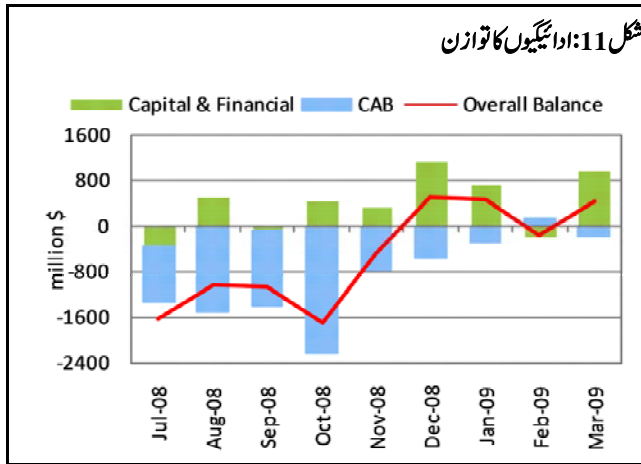
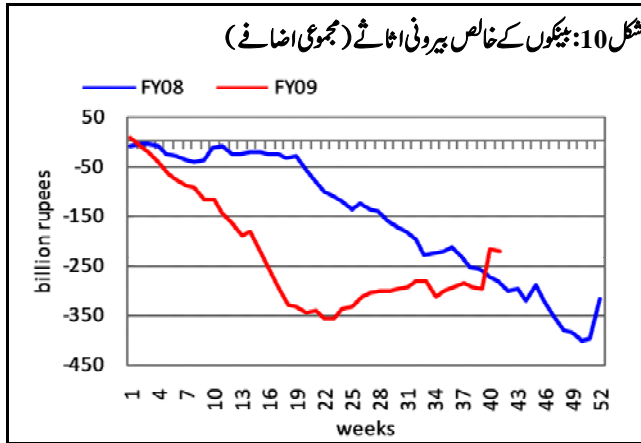
خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کے باوجود بہتری اور خالص ملکی اثاثوں میں سست اضافہ رسید (زر 2) کی نمو میں رکاوٹ ہے۔۔۔

27- خالص ملکی اثاثوں کے برعکس بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے دسمبر 2008ء کے پہلے ہفتے سے مسلسل بہتر ہو رہے ہیں، بیرونی رقوم کی آمد میں بہتری اور ان کے اخراج میں کمی اس کا سبب ہے۔ 6 دسمبر 2008ء تک ان میں 357 ارب روپے کم ہوئے تاہم اس کے بعد ان اثاثوں میں 11 اپریل 2009ء تک 136.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اس میں سے زیادہ تر اضافہ (82.6 ارب روپے) مارچ 2009ء کے اواخر میں ہوا جب حکومت کو عالمی بینک اور بینک آف چائنا سے 500 ملین ڈالر الگ الگ موصول ہوئے (دیکھئے شکل 10)۔ بہر حال، 11 اپریل 2009ء تک بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں مجموعی طور پر 220.7 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی جو کہ ملکی سیالیت کے اخراج کا اب بھی ایک بڑا سبب ہے۔

28- اس سے قطع نظر اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی ایس بی اے کے تحت جون 2009ء تک کے لیے

مقررہ حد کے اندر ہے۔ خالص بیرونی اثاثوں کی صورت حال اگرچہ مثبت ہے، تاہم بیرونی میزانیہ رقوم میں کسی ممکنہ کمی سے نہ صرف اختتام جون 2009ء کے اہداف متاثر ہوں گے بلکہ حکومتی قرض گیری کو پورا کرنا بینکوں کے لیے بھی دشوار ہو جائے گا۔ اس سے بینکاری نظام میں روپے کی سیالیت پر پہلے سے موجود باؤ مزید بڑھ سکتا ہے۔

29- خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کے باوجود بہتری کے اثرات زرو سبج (زر 2) کی نمو میں 8.6 فیصد کی سال بسال کمی میں دیکھے جاسکتے ہیں جو 11 اپریل 2009ء تک (دیکھئے جدول 3)۔ یہ نمو توقع نامیہ جی ڈی پی نمو سے خاصی کم ہے، جو درمیانی مدت میں گرائی کی توقعات کے لیے اچھا شگون ہے، تاہم مختصر مدت میں یہ دباؤ کا ایک سبب ہے۔



جدول 4: ادائیگیوں کے توازن کا خلاصہ			
ارب امریکی ڈالر			
جولائی تا مارچ			
مالی سال 08ء	مالی سال 09ء	مالی سال 08ء	مالی سال 09ء
-9.6	-7.6	-13.7	-15.0
-10.9	-9.5	-15.0	-15.0
14.5	14.5	20.4	20.4
15.4	0.2	18.2	18.2
25.3	24.0	35.5	35.5
25.6	-5.2	31.4	31.4
-4.8	-3.0	-6.3	-6.3
-2.7	-3.3	-3.9	-3.9
8.7	8.1	11.5	11.5
4.7	5.7	6.5	6.5
5.8	3.7	8.3	8.3
3.3	3.0	5.3	5.3
-0.1	-1.0	0.0	0.0
0.6	0.8	1.3	1.3
0.4	-0.5	-0.1	-0.1
-3.4	-4.4	-5.5	-5.5

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی جاری حسابات کا توازن بہتر ہونے کی وجہ سے توازن ادائیگی کی صورتحال مستحکم ہوئی ہے۔۔۔

30۔ خالص بیرونی اثاثوں کا رجحان یکسر بدل جانے کا بڑا سبب بیرونی جاری حسابات کے خسارے میں بہتری آنے والی بہتری ہے۔ رواں مالی سال کے پہلے نو ماہ کا یہ خسارہ 7.65 ارب ڈالر ہے۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ ان میں سے پہلے چار ماہ کے دوران مجموعی طور پر 6 ارب ڈالر خسارہ ہوا جس میں اگلے پانچ ماہ کے دوران صرف 1.7 ارب ڈالر اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 11)۔ یہ ایک حوصلہ افزا صورتحال ہے جو ملکی معیشت میں طلب کے دباؤ میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ بیرونی جاری حسابات کا خسارہ فروری 2009ء میں 128 ملین ڈالر فضل میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اسی طرح تجارتی خسارے میں کمی کا سلسلہ نومبر 2008ء میں شروع ہوا جو جنوری 2009ء سے خاصا نمایاں ہے۔ اس سلسلے میں کارکنوں کی ترسیلات میں بہتری آئے اضافے سے بھی مدد ملی۔

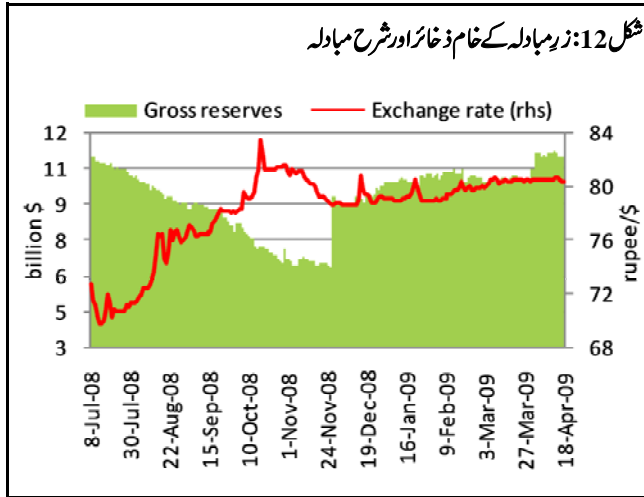
31۔ امریکہ اور یوروزون میں کساد بازاری اور مشرق وسطیٰ کے بعض علاقوں میں اقتصادی سست روی کے پاکستان کی برآمدات پر اثرات پڑتے رہے ہیں کیونکہ پاکستان کی تقریباً 60 فیصد برآمدات انہی علاقوں کو جاتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں برآمدی نموروں مالی سال جولائی تا مارچ کے عرصے میں کم ہو کر 0.2 فیصد رہ گئی اور اندازہ ہے کہ پورے مالی سال کے دوران یہ نمونفی 6.5 فیصد رہے گی۔ تاہم تیل کی عالمی قیمتوں میں خاصی کمی اور منڈی کی وجہ سے روپے کی قدر گر گرنے کے باعث درآمدی نمونفی 5.2 فیصد رہی (دیکھئے جدول 4)۔ پورے مالی سال کی درآمدی نمومزید کم ہونے کی توقع ہے اور یہ نمونی 14 فیصد سے بھی کم ہو سکتی ہے۔ اگر عالمی کساد بازاری کی وجہ سے کارکنوں کی ترسیلات کم ہو جائیں تو بیرونی جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کے 5.5 فیصد کے برابر ہونے کی توقع ہے۔

32۔ رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران سرمائے اور مالی حسابات میں خالص آمد گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں کم رہی جس کا بنیادی سبب براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی کم آمد اور بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کا بلند اخراج تھا۔ طویل مدتی قرضوں کی زائد ادائیگی کے باوجود ایسا ہوا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 09ء کا سرمائے اور مالی حسابات کا مجموعی توازن 3.7 ارب ڈالر رہا۔ بیرونی جاری حسابات کے 7.6 ارب ڈالر خسارے کے پیش نظر توازن ادائیگی کا مجموعی خسارہ 4.4 ارب ڈالر ہے۔ تاہم یہ خسارہ نومبر 2008ء میں

ایس بی اے کے تحت آئی ایم ایف سے 3.1 ارب ڈالر کی پہلی قسط ملنے سے جلدی طور پر کم ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں رواں مالی سال جولائی تا مارچ کے عرصے کے دوران صرف 1.5 ارب ڈالر کی واقع ہوئی۔

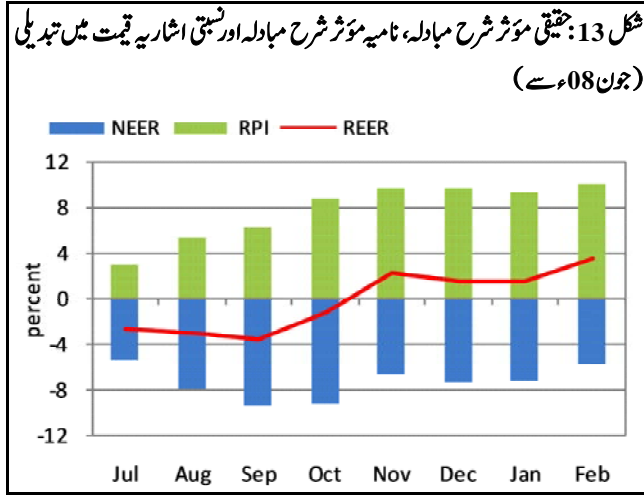
زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ اقتصادی استحکام کی علامت ہے جس کا اظہار نسبتاً مستحکم شرح مبادلہ سے ہوتا ہے۔۔۔

33۔ توازن ادائیگی میں بہتری، اور آئی ایم ایف سے زرمبادلہ آنے کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک اپنے ذخائر کی سطح دوبارہ بہتر بنانے میں کامیاب ہو گیا جو 31 اکتوبر 2008ء کو 3.5 ارب ڈالر کی سطح پر جانے کے بعد 17 اپریل 2009ء کو 7.8 ارب ڈالر تک جا پہنچے (دیکھئے شکل 12)۔ زرمبادلہ میں اس اضافے سے اعتماد بحال



ہوا ہے اور زرمبادلہ کی منڈی میں استحکام پیدا ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے تیل (فرنس آئل) کی خریداری میں زرمبادلہ کے استعمال کو جلدی طور پر ختم کرنے کے لیے یہ خریداری شرح مبادلہ کو دباؤ میں لائے بغیر منڈی کو منتقل کر دی۔ روپے کی قدر میں جنوری 2009ء سے 18 اپریل 2009ء تک 1.7 فیصد بتدریج کمی ریکارڈ کی گئی۔

34۔ رواں مالی سال میں جولائی تا فروری کے دوران باسکٹ ملکوں کی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اگرچہ 5.7 فیصد نامیہ کمی آئی تاہم تجارتی شراکت دار ملکوں کی نسبت پاکستان میں بلند گرانے کی وجہ سے پاکستان کی برآمدات کی مسابقت بہت متاثر ہوئی۔ اسی عرصے کے دوران روپے کی قدر میں 3.6 فیصد کا حقیقی اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 13)۔ اگر بین الاقوامی شرح مبادلہ کے رجحانات اور روپے کا نسبتاً استحکام برقرار رہا تو ملکی گرانے میں کمی لانا سب سے اہم ہدف ہوگا۔



گرانی کا دباؤ کم ہو رہا ہے اور اگلے مہینوں میں مزید کمی متوقع ہے۔۔۔

35۔ سکڑتے ہوئے جڑواں خسارے سے ملکی طلب کے دباؤ میں کمی ظاہر ہوتی ہے جس سے پیداواری خلا کم ہونے اور گرانے میں تخفیف کی توقع ہے۔ تاہم بجلی کی قلت اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال جیسے رسدی دھچکے گرانے کی کمی میں تاخیر کا سبب بن

سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی عوامل گرانے کی موجودہ سطح کا ایک بڑا سبب ہیں اور یہ بات گرانے کے متعدد اظہار یوں میں دیکھی جاسکتی ہے (دیکھئے جدول 5)۔ تاہم دیگر رسدی عوامل، مثلاً اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتیں، غذائی رسد میں بہتری اور مستقبل قریب میں کم گرانے کی طاقتور توقعات کا موجودہ گرانے پر خاصا مثبت اثر پڑے گا۔

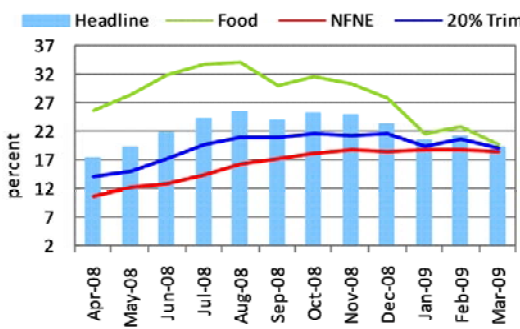
36۔ معلوم ہوتا ہے، گرانے میں کمی کا رجحان اب خاصا زور پکڑ چکا ہے کیونکہ سال بسال گرانے کی گزشتہ سال اگست کی 25.3 فیصد کی بلند سطح سے مارچ 2009ء میں 19.1 فیصد تک آگئی ہے (دیکھئے شکل 14)۔ یہ رجحان برقرار رہنے کا امکان ہے کیونکہ رواں مالی سال کی چوتھی سہ ماہی کی متوقع اوسط گرانے 14 فیصد اور مالی سال 2010ء کی 8 فیصد ہے۔ تاہم طاقتور جمودی اثرات کی بنا پر اوسط صارف اشاریہ قیمت گرانے مالی سال کے دوران تقریباً 21 فیصد رہے گی۔

37۔ 20 فیصد تازہ شدہ اوسط سے ناپی جانے والی قوزی گرانے جو اکتوبر 2008ء سے 21.7 فیصد کے لگ بھگ چلی آ رہی تھی، مارچ 2009ء میں کم ہو کر 19.3 فیصد پر

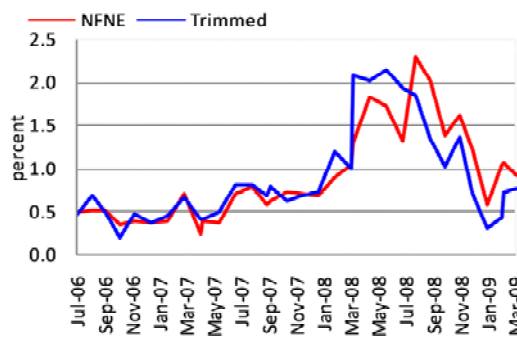
جدول 5: گرانی کے اظہارے			
سال مالی گرانی			
مارچ 09ء	مارچ 08ء	جون 08ء	
19.1	14.1	21.5	صارف اشاریہ قیمت
19.7	20.6	32.0	غذائی گروپ
18.5	9.4	13.8	غیر غذائی گروپ
18.5	9.3	13.0	غیر غذائی غیر توانائی
19.3	11.3	17.2	20 فیصد تراشیدہ
اوسط گرانی			
جولائی تا جون	جولائی تا مارچ		
مالی سال 08ء	مالی سال 08ء	مالی سال 09ء	
12.0	9.5	23.0	عمومی صارف اشاریہ قیمت
17.6	13.8	27.8	غذائی گروپ
7.9	6.3	19.2	غیر غذائی گروپ
8.4	7.1	17.9	غیر غذائی غیر توانائی
10.2	8.7	20.4	20 فیصد تراشیدہ
12 ماہی حرکت پذیر اوسط گرانی			
جولائی تا جون	اپریل تا مارچ		
مالی سال 08ء	مالی سال 08ء	مالی سال 09ء	
12.0	8.9	22.1	عمومی صارف اشاریہ قیمت
17.6	13.0	28.0	غذائی گروپ
7.9	6.0	17.6	غیر غذائی گروپ
8.4	6.7	16.5	غیر غذائی غیر توانائی
10.2	8.4	22.6	20 فیصد تراشیدہ

ماخذ: وفاقی حکومت شاریات اور بینک دولت پاکستان

شکل 14: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال)



شکل 15: قوزی گرانی کے رجحانات (ماہانہ تبدیلیاں)



آگئی۔ اسی طرح غیر غذائی غیر توانائی پیمانہ بھی کسی حد تک کم ہوا ہے۔ قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں کو ماہ بہ ماہ دیکھا جائے تو وہ رواں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں 2 فیصد سے زائد اضافے کے بعد مالی سال 2007ء کی سطح (0.5 فیصد) پر لوٹ گئے ہیں (دیکھئے شکل 15)۔ اس طرح اگلے چند ماہ میں گرانی کی توقعات کو تقویت ملتی ہے۔

عالمی کساد بازاری، بجلی کی شدید قلت اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے ملکی اقتصادی سرگرمیوں کو بری طرح متاثر کیا ہے۔۔۔

38۔ جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے نے 5.7 فیصد کی منفی نمو کے ساتھ مایوس کن کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جبکہ زرعی شعبے کی نمو ہدف سے کم رہی، یہ دونوں چیزیں مالی سال کے دوران اجناس کے پیداواری شعبے کی کمزور اقتصادی سرگرمیوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اجناس کے پیداواری شعبے کی خراب کارکردگی کے ساتھ ساتھ خدمات کا شعبہ بھی گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں رواں مالی سال کمزور نمو حاصل کرے گا۔

39۔ زرعی شعبے کی 3 فیصد نمو متوقع ہے جس کا سبب خریف کی اہم فصلوں (خصوصاً چاول اور کپاس) کی عمدہ پیداوار ہے، نیز گندم کی شاندار فصل 23.5 میٹرک ٹن رہنے کی توقع ہے۔ اس سے جی ڈی پی کی مجموعی حقیقی نمو کو کچھ سہارا ملے گا تاہم زرعی شعبے کی کارکردگی 3.5 فیصد کے حقیقی ہدف سے کم رہے گی۔

40۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو، بالخصوص برآمدات پر منحصر صنعتوں کی کارکردگی (خصوصاً ٹیکسٹائلز) کو توانائی کی قلت، امن و امان کی صورتحال اور سب سے بڑھ کر بڑے تجارتی شرکت دار ملکوں میں کساد بازاری کے باعث بیرونی طلب میں ہونے والی کمی نے شدید طور پر متاثر کیا۔ کاروں، الیکٹرانکس اور دیگر صارفی اشیا کی ملکی طلب بھی کمزور رہی جس کا سبب صارفی مالکاری پر بلند شرح سود اور غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے کی وجہ سے بینکوں میں صارفی مالکاری کے خطرات مول لینے سے گریز کا رجحان ہے۔

41۔ توقع ہے کہ خدمات کا شعبہ بھی مالی سال 2009ء کے ہدف 6.1 فیصد سے کم نمو حاصل کر سکے گا۔ نتیجتاً، مجموعی نمو کے معتدل رہنے کا امکان ہے اور توقع ہے کہ مالی سال 2009ء میں معیشت کی شرح نمو 2.5 تا 3.5 فیصد ہوگی۔

ج: خطرات اور دشواریاں

42- خاطر خواہ بہتری کے باوجود بیرونی شعبہ بدستور تشریش کا باعث ہے۔ نہ صرف برآمدی کارکردگی متاثر ہونے کا خدشہ ہے بلکہ متوقع سرمائے میں کمی پوری معیشت میں لرزش پیدا کر سکتی ہے۔ اس کمی کے خطرات سنگین تر ہوتی ہوئی عالمی کساد بازاری اور ملکی سیاسی و معاشی ماحول کی بنا پر زیادہ سامنے آرہے ہیں۔

43- یہ بات اب یقینی ہے کہ 2009ء میں عالمی معیشت نیچے کی طرف جائے گی۔ چنانچہ اس وقت اس بات کی اہمیت زیادہ ہے کہ زوال کی حدود اور بحالی کی رفتار کا اندازہ لگایا جائے خاص طور پر بڑی معیشتوں میں جیسے امریکہ، برطانیہ، یوروزون اور جاپان میں۔ اگرچہ عدیم النظیر زری و مالیاتی اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے تاہم ابھی تک ان کے فوائد سامنے نہیں آئے ہیں۔ اگر ان ممالک کی حقیقی معیشتیں بدستور کمزور رہیں اور اگر مالی وساطت معمول کی سطح تک نہیں پہنچ سکی تو عالمی معیشتوں پر اثر بہت زیادہ ہوگا۔ نتیجتاً پاکستان کی معیشت پر اس کا اثر تجارت، ترسیلات اور مالی بہاؤ کے ذریعے موجودہ توقع سے کہیں زیادہ ہوگا۔

44- تواتر کے ساتھ جاری عالمی کساد بازاری اور قرضہ منڈی کی خامیوں کے باعث کمپنیوں کی عالمی سرمایہ کاری کی صلاحیت اور رجحان پر منفی اثرات مرتب ہوں گے جس سے پاکستان میں آئندہ سرمایہ کاری کے امکانات کم ہو جائیں گے اور موجودہ کاروباری سرگرمیاں گھٹ جائیں گی۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے خطرے سے گریز کی وجہ سے ملک میں آنے والی قوم پر توقع سے زیادہ نقصان دہ اثرات رونما ہو سکتے ہیں۔ پاکستان کے ریاستی قرضوں کے حوالے سے معمولی سی بہتری دکھائی دینے کے باوجود ریسک پر بیم اب بھی بہت زیادہ ہے۔ اس سے پاکستان کے بیرونی جاری حسابات کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے بیرونی قرضہ منڈی سے رجوع کرنے کی صلاحیت متاثر ہوگی۔ بیرونی نجی سرمائے کی آمد میں حائل مذکورہ مشکلات کے باعث پاکستان اپنی مالکاری کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ریاستی دوفریقی اور بین الاقوامی مالی اداروں پر مکمل طور پر انحصار کر رہا ہے۔

45- بیرونی شعبے کی ناموافق صورتحال کے فوری اثرات ملکی مالی منڈیوں پر پڑنے کا امکان ہے۔ دونوں منڈیوں میں سرمائے میں کمی کی وجہ سے ملکی شرح سود اور شرح مبادلہ پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نجی شعبے کے لیے قرضے کی دستیابی میں کمی کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ مزید برآں حکومت کا ملکی مالی منڈیوں پر انحصار مزید بڑھے گا۔

46- معاشی سرگرمیوں میں خاصی سست روی کے نتیجے میں امکان ہے کہ حکومت ٹیکس محاصل کا ہدف حاصل نہیں کر سکے گی اور چونکہ اخراجات جاریہ میں کمی نہیں کی گئی اس لیے مالیاتی انضباط سے انحراف ہو سکتا ہے۔ محاصل کے ہدف میں ناکامی کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات پر اثر پڑے گا اور انفراسٹرکچر کی ملکی ضروریات کے لیے یہ اچھا شگون نہیں۔

47- چونکہ مستقبل میں اخراجات میں مزید کمی کا امکان کم ہے اس لیے خطرہ ہے کہ بجٹ خسارے اور ملکی ذرائع سے اس کی مالکاری میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس کے نتیجے میں نجی شعبے کے لیے قرضوں میں کمی آسکتی ہے جبکہ اس کے ساتھ گرانے کے تسلسل کے خطرے میں اضافہ ہو جائے گا۔

48- مزید برآں ملکی اور عالمی ماحول کی کمزوریاں پاکستان کے بینکاری نظام پر بھی دباؤ ڈال سکتی ہیں۔ چند شعبوں خاص طور پر ٹیکسٹائل میں قرضوں کے بلند ارتکاز کی وجہ سے ٹیکسٹائل شعبے میں کوئی بھی تیزی سے آنے والا دھچکا غیر ادا شدہ قرضوں میں مزید اضافے پر منتج ہو سکتا ہے۔

ضمیمہ: آئی ایم ایف کے پروگرام میں مقدراری اہداف کے حوالے سے کارکردگی

نومبر 2008ء میں پاکستان نے آئی ایم ایف کے ساتھ 23 ماہ کا اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ معاہدہ کیا ہے۔ اس پروگرام میں کچھ ساختی و دیگر پالیسی اقدامات شامل ہیں (دیکھئے چارٹ 1 اور 2)۔ اقدامات پر عمل درآمد اور مقاصد کے حصول کے لیے کارکردگی کو جانچنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے سہ ماہی بنیادوں پر کچھ مقدراری اہداف مقرر کیے ہیں۔

زری اور مالیاتی پالیسی کے مربوط اقدامات کے ساتھ اہم اشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے مالی سال 09ء کی دوسری سہ ماہی میں تمام مقررہ اہداف کو پورا کرنے میں مدد ملی (دیکھئے جدول 1)۔¹

جدول 1: ایس بی اے مقدراری اہداف اور کارکردگی							
اختتام جون 09ء پروگرام اہداف	اختتام مارچ 09ء ¹			اختتام دسمبر 08ء			
	اصل	اہداف		اصل	اہداف		
		تبدیلی	پروگرام		تبدیلی	پروگرام	
							اسٹیٹ بینک کے لیے اہداف
2,782	3,214	502	671	2,355	882	1,165	اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کی زیریں حد (ملین ڈالر)
1,314	1,195	-	1,412	1,270	1,356	1,346	اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثے (ارب روپے)
1,181	1,071	-	1,274	1,222	1,274	1,274	اسٹیٹ بینک سے بیرونی قرض گیری ² (ارب روپے)
2,750	1,835	-	2,750	1,850	-	2,750	اسٹیٹ بینک کے غیر ملکی کرنسی تبدیل اور بیٹنگی فروخت کی جاری بالائی حد (ملین ڈالر)
							حکومت کے لیے اہداف
562	-	-	405	253	262	261	مجموعی بجٹ خسارے کی بالائی حد (ارب روپے)
1,500	-	-	1,500	813	-	1,500	قلیل مدتی بیرونی قرضوں کی بالائی حد (ملین ڈالر)
9,500	-	-	9,500	1,000	-	9,500	وسط و طویل مدتی غیر رعایتی قرضہ جات کی مجموعی بالائی حد (ملین ڈالر)
0	-	-	0	0	-	0	بیرونی ادائیگیوں کے سابقہ بقایا جات کی بالائی حد (ملین ڈالر)
¹ : اختتام مارچ 09ء کے لیے عبوری اعداد و شمار							
² : نقد بنیاد پر							
نوٹ: ہر سہ ماہی کے اختتام پر مالیاتی خسارے کے علاوہ تمام اعداد و شمار اسٹاک یا واجبات کی پوزیشن کو ظاہر کرتے ہیں۔							
نوٹ: مالیاتی خسارے کے علاوہ تمام اعداد و شمار اسٹاک یا واجبات کی پوزیشن کو ظاہر کرتے ہیں۔							

عبوری تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دسمبر 2009ء کے اختتام کی طرح اسٹیٹ بینک اختتام مارچ 2009ء کے لیے اپنے تمام مقدراری اہداف حاصل کر لے گا (دیکھئے جدول 1)۔ درحقیقت مارچ 2009ء کے اختتام پر چاروں زری متغیرات اپنے اپنے اہداف کو جون 2009ء تک پورا کر لیں گے۔

¹ جدول 1 میں دیے گئے خالص بیرونی اثاثوں اور خالص ملکی اثاثوں کے اہداف چند مفروضات پر مبنی ہیں اور اگر یہ مفروضات پورے نہیں ہوئے تو ان میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر نومبر 2008ء میں اس 09ء کے لیے سرکاری پروگرام کی مفروضہ مالکاری میں زیادتی اور کمی کی صورت میں خالص ملکی اور بیرونی اثاثوں دونوں کے اہداف میں ردوبدل کیا جائے گا۔ اسی طرح خالص بیرونی اثاثوں کے اہداف کے مطابق بیرونی کرنسی تبدیل کے تحت اسٹیٹ بینک کی خالص اوپن پوزیشن 1.9 ارب ڈالر فرض کی گئی ہے اور اس سطح میں تبدیلی ہوئی تو ہدف میں ردوبدل ہو سکتا ہے۔

چارٹ 1: اقتصادی و مالی پالیسیوں کی یادداشت کے تحت آئی ایم ایف کی جانب سے اسٹیٹ بینک سے مطلوبہ اقدامات کی تفصیل			
اقدامات برائے	مطلوبہ اقدامات	مقررہ میعاد	اسٹیٹس
پالیسی ریٹ میں تبدیلی	مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں زری پالیسی کے اعلان کے وقت ڈسکاؤنٹ ریٹ میں مزید اضافے پر غور کرنا۔	آخر جنوری 2009ء	مجموعی معاشی صورتحال کا جائزہ لیا گیا، اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ کو نہیں بڑھایا۔
	ڈسکاؤنٹ ریٹ میں قبل از وقت اضافہ کرنا بشرطیکہ اختتام نومبر اور اختتام دسمبر 2008ء پر زرمبادلہ کے ذخائر، پروگرام کے تحت اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں پر عائد مابینہ سطحوں سے کم ہو جائیں	میں 09 نومبر تا جنوری کے دوران	
اسٹیٹ بینک کی آپریشنل آزادی	اسٹیٹ بینک کی آپریشنل آزادی سے متعلق قانونی دفعات کے جائزے اور ان میں ردوبدل کی سفارشات دینے کے لیے بین الاقوامی کمیٹی کی تشکیل۔	نومبر 2008ء کے وسط تک	کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔
بینکنگ کمپیز آرڈیننس میں ترامیم	درج ذیل امور پر اسٹیٹ بینک کے اختیارات مضحکم کرنے کی غرض سے بینکنگ کمپیز آرڈیننس میں ضروری ترامیم پارلیمنٹ میں پیش کرنا: (i) بینکوں کی انتظامیہ میں تبدیلی: (ii) شراکت داروں کا سرمایہ کم کر کے انہیں نقصان میں شریک کرنا (iii) مطلوبہ اقدامات کر کے بینکوں کو اپنی ملکیت میں لینا: (iv) بینکوں کو چلانے کے لیے منتظم مقرر کرنا: اور (v) بینکوں کی تعمیر نو کرنا۔	جون 2009ء کے اختتام تک	جاری
منڈی میں تیل کی امداد	تیل کی درآمد کے لیے اسٹیٹ بینک کی طرف سے زرمبادلہ دینے کا سلسلہ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق بتدریج ختم کرنا: فرانس آئل	یکم فروری 2009ء تک	مکمل
	ڈیزل و دیگر ریفائن مصنوعات	یکم اگست 2009ء تک	-
	خام تیل	یکم فروری 2010ء تک	-
		اختتام جولائی 2009ء تک	-
سیالیت کا انتظام	سیالیت کے انتظام کے موجودہ طریقہ کار کا جائزہ لینا، اور سیالیت کے شفاف انتظام کا ایسا طریقہ کار اختیار کر کے اسے مستحکم کرنا جس میں زری منڈی کی شرح سود کے لیے واضح طریقہ (corridor) کا اعلان شامل ہو		
نیلامی کیلنڈر	ہر سہ ماہی کے لیے فی بلز کی نیلامی کیلنڈر جاری کرنا	ایک ماہ پیشتر	طریقہ کار اخذ کیا گیا
چیفی درآمدی ادائیگیاں	مراسلہ اعتبار (ایم سی) پر، چیف درآمدی ادائیگیوں پر مبادلے کی پابندی کا خاتمہ (بشرطیکہ ادائیگیوں کے توازن کی صورتحال میں نمایاں بہتری آئی ہو)	اختتام جنوری 2010ء تک	-
مسائل سے دوچار بینکوں کے لیے منصوبہ	مسائل سے دوچار بینکوں کے لیے پیش بندی منصوبہ تیار کرنا، جس میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے سیالیت میں تعاون کا معیار، بینک کے مسائل کا تجزیہ اور ضروری اقدامات کے طریقے شامل ہوں۔	اختتام دسمبر 2008ء تک	مکمل

چارٹ 2: اقتصادی و مالی پالیسیوں کی یادداشت کے تحت آئی ایم ایف کی جانب سے مطلوب حکومتی اقدامات کی تفصیلات		
اقدامات برائے	مطلوبہ اقدامات	مقررہ میعاد
میں 09ء کے دوران مالیاتی سنجائی	حکومت مالی سال 09ء میں خسارے کا ہدف پورا کرنے کے لیے ٹیکس حاصل میں جی ڈی پی کا 0.6 فیصدی درجہ اضافہ کرے گی اور موجودہ غیر سودی اخراجات میں جی ڈی پی کا ڈیڑھ فیصدی درجہ کی لائے گی جس کے لیے تیل پر زراعت و سہر 2008ء تک اور بجلی پر زراعت و جون 2009ء تک ختم کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی مالکاری سے کیے جانے والے ترقیاتی اخراجات میں جی ڈی پی کا ایک فیصدی درجہ کی لائی جائے گی جس کے لیے منصوبوں کی ترجیحات طے کی جائیں گی۔	اختتام جون 2009ء تک
اسٹیٹ بینک سے قرض گیری	اسٹیٹ بینک کی جانب سے میزانی مالکاری کو کم کر کے مجموعی طور پر 165 ارب روپے تک لایا جائے گا۔	میں 09ء میں
ٹیکس حاصل میں اضافے کے لیے اقدامات	ایف پی آر میں فعال بنیادوں پر ٹیکس کا نظام چلانے والا ایک منظم ادارہ قائم کیا جائے گا۔	بقیم میں 09ء کے دوران
	خطرے پر مبنی آڈٹ حکمت عملی کے حصے کے طور پر آڈٹ کو دوبارہ متعارف کرایا جائے گا۔	اختتام دسمبر 2008ء تک
	ٹیکس پالیسی اور انتظام کا جائزہ لینے کے لیے سمینار منعقد ہوگا جس کے بعد مطلوبہ اصلاحات کی مکمل تفصیلات ایکشن پلان کے ساتھ آئی ایم ایف کو دی جائیں گی۔	اختتام دسمبر 2008ء تک
	قدر اضافی ٹیکس (دی اسٹی) کے لیے قانونی سودے کی تیاری جسے بحث کے لیے شہر کیا جائے۔	اختتام 2009ء تک
	آئٹ ٹیکس اور جزیل ٹیکس قوانین کو ہم آہنگ کرنا، تباہ کو پر حصول میں اضافہ اور استثنا میں کمی۔	بجٹ میں 2010ء
سماجی تحفظ کے نظام کے لیے اخراجات	سماجی تحفظ کے اخراجات ہیزاں میں بتائے گئے جی ڈی پی کے 0.6 فیصدی درجے سے بڑھا کر 0.9 فیصد کرنا	مالی سال 09ء کے دوران
	سماجی تحفظ کا جامع اور قابل عمل اہداف والا نظام تیار کرنے کے لیے عالمی بینک کے قریبی تعاون سے ایک حکمت عملی اور معیہ وقت کا منصوبہ پر عمل تیار کرنا	اختتام مارچ 2009ء تک
واحد فریڈری اکاؤنٹ	اسٹیٹ بینک کے اکاؤنٹ سے باہر موجود فنڈز کو اسٹیٹ بینک کے اکاؤنٹ میں منتقل کیا جائے گا۔	اختتام جون 2009ء تک
قرضوں کا پیکر	بین کارپوریشن قرضے کا پیکر مالیاتی خسارے کے ہدف میں رہ کر ختم کرنے کے لیے منصوبے کی تیاری۔	اختتام مارچ 2009ء تک
بجلی کے نرخوں میں ردوبدل	بجلی کے نرخوں میں فرق پر مبنی زراعت کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس ضمن میں عالمی بینک سے منظور کردہ شیڈول کے مطابق مالی سال 09ء کے دوران اوسط بنیاد پر نرخ میں مزید اضافہ کیا جائے گا۔	اختتام دسمبر 2009ء تک
ایجنڈہ کے نرخوں میں ردوبدل	مزید برآں عالمی قیوتوں میں آنے والی تبدیلی عوام کو منتقل کرنے کے لیے ایجنڈہ کی قیوتوں میں ردوبدل جاری رکھا جائے گا۔	مسل
میزانی فریم ورک کے لیے تعاون	درمیانی مدت کے میزانی فریم ورک پر عمل درآمد کے حوالے سے پلاننگ کمیشن اور وزارت خزانہ کے درمیان رابطے کو مستحکم کیا جائے گا۔	
مالیاتی خسارہ میں 10ء	مالیاتی خسارے میں مزید کمی لاتے ہوئے اسے 10-2009ء کے لیے جی ڈی پی کے 3.3 فیصد تک کیا جائے گا۔	میں 09ء کے دوران
درمیانی مدت میں مالیاتی سنجائی	مالیاتی خسارے میں کمی کرتے ہوئے اسے جی ڈی پی کے 2 سے ڈھائی فیصد تک لانا	میں 2013ء تک
	ٹیکس حاصل میں جی ڈی پی کے کم از کم ساڑھے تین فیصدی درجے کا اضافہ کیا جائے گا	

فہرست اصطلاحات، بلحاظ انگریزی حروف تہجی

broad money (M2)	زیر وسیع، زر 2
budgetary borrowing	میزانی قرض گیری
Cash Reserve Requirement (CRR)	مطلوبہ نقد محفوظ
circular debt	قرضے کا چکر
core inflation	قوزی گرانی
CPI inflation	گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
cut-off rate	قطع شرح سود
deposits	امانتیں
financial	مالی
financing	مالکاری
fiscal	مالیاتی
indicator	اظہاریہ
injection	ادخال
interbank market	بین البینک منڈی
lending rate	شرح سود
liquidity	سیالیت
monetization	تمسک
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
Net Foreign Assets	خالص غیر ملکی اثاثے
Non-food Non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
overnight repo rates	شبینہ ریپو ریٹس
Public Sector Enterprises	سرکاری شعبے کے ادارے
securities	تمسکات
Statutory Liquidity Requirement	الزامی شرح سیالیت
subsidy	زیر اعانت
time liabilities	میعادی واجبات

فہرست اصطلاحات، بلحاظ اردو حروف تہجی

injection	ادخال
indicator	اظہاریہ
deposits	امانتیں
interbank market	بین ال بینک منڈی
monetization	تسلک
securities	تمسکات
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
Net Foreign Assets	خالص غیر ملکی اثاثے
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
subsidy	زراعت
broad money (M2)	زرویچ، زر 2
Public Sector Enterprises	سرکاری شعبے کے ادارے
liquidity	سیالیت
overnight repo rates	شبینر ریپو ریٹس
Non-food Non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
lending rate	قرض پر شرح سود
circular debt	قرضے کا چکر
cut-off rate	قطع شرح سود
core inflation	قوی گرائی
CPI inflation	گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
Statutory Liquidity Requirement	لازمی شرح سیالیت
financing	ماکاری
financial	مالی
fiscal	مالیاتی
Cash Reserve Requirement (CRR)	مطلوبہ نقد محفوظ
budgetary borrowing	میزانی قرض گیری
time liabilities	میعادی واجبات